

Journal of Religion & Society (JR&S)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)**An Analytical Study of the Contemporary Applications of the Narrations of Ghazwah-e-Hind****سردیاتِ غزوہ ہند کے عصری اطلاعات کا تجزیاتی مطالعہ****Mr.Hafiz Muhammad Naveed Yousaf**Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore
nyousaf1@gmail.com**Dr. Muhammad Imran**

Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

ABSTRACT

If the narrations regarding Ghazwah-e-Hind are examined carefully, it becomes evident that the Noble Prophet ﷺ not only encouraged the Companions (may Allah be pleased with them) to participate in Ghazwah-e-Hind, but also gave them glad tidings of victory in this expedition and promised Paradise to those who would take part in it. In the hadith of Abū Hurayrah, the Prophet ﷺ assured the Companions of this event, indicating his certainty that the people of Islam would indeed achieve victory in this battle. Moreover, in these narrations the term "ghazwah" has been used. Generally, the term ghazwah is applied to those battles in which the Prophet ﷺ personally participated. However, Ibn Hajar al-'Asqalānī writes that *maghāzī* is the plural of *maghzā*; its original form is *ghazwah*, and *ghazā* is an extended form of it. It is narrated from Tha'lab that *ghazwah* represents the complete Sunnah of the Prophet ﷺ and that the original meaning of *ghazwah* is intention and resolve. Here, by *maghāzī* is meant the Prophet's ﷺ personal intention toward confronting the disbelievers, or his arranging and dispatching an army in his own name. According to Ibn Hajar al-'Asqalānī, a *ghazwah* is either a battle in which the Prophet ﷺ personally participated, or a campaign for which he himself organized and dispatched an army. When Ghazwah-e-Hind is examined in light of these definitions, it appears unlikely that this expedition took place during the apparent lifetime of the Prophet ﷺ. Since it is clear that this *ghazwah* did not occur during his lifetime, it is also established that the Prophet ﷺ did not personally participate in it. As for the second definition that a *ghazwah* is a battle for which the Prophet ﷺ personally organized and dispatched an army the pages of history are unable to provide evidence that the Prophet ﷺ sent any army for Ghazwah-e-Hind. However, it is certain that the Prophet ﷺ encouraged participation in this expedition and, along with that encouragement, also gave glad tidings regarding its eventual occurrence.

Keywords: The Prophet's expeditions, the invasion of India, traditions, authentic status, contemporary applications, and effects.

تھارف موضع

جہاد اسلام میں ایک اہم رکن کی حیثیت رکھتا ہے جہاد کے متعلق خلاق عالم نے اپنی لاریب کتاب میں متعدد بار حکم ارشاد فرمایا ہے اور جہاد کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر اس کو مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۴۱:۹ ﴿اَنْفِرُوا ۚ حِفَاۤاً وَّ تِقَالًاۚ وَ جَاءُدُواۚ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اَنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَۚ﴾¹

”(اے مومنوں جنگ کے لیے) تکلوخواہ معمولی سامان کے ساتھ ہو یا بھاری سامان کے ساتھ اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کے راستے میں جدو جہد کرو اگر تم جان تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی مدنی زندگی میں ستائیں جنگوں میں حصہ لیا وہ معمر کہ جس میں آپ ﷺ نے بذات خود شرکت فرمائی ہو اور جنگ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی کمان اور قیادت کی ہو اس کو غزوہ کہتے ہیں عالمی منظر نامے پر سرز میں ہندوستان کی اہمیت سے انکار نہیں۔

نبی اکرمؐ نے ہندوستان کی اہمیت کے پیش نظر آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے اس کے متعلق فرمادیا تھا بلکہ آپؐ نے تو بہاں تک فرمایا تھا کہ مجھے اس طرف سے ٹھنڈی ہو آتی ہے مرویات غزوہ ہند اگرچہ امہات الکتب میں مختلف عنوانات کے تحت موجود ہیں تاہم ان کے معنوی اور اطلاقی حیثیت کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

سرز میں ہند میں سیدنا آدم کا اتنا

سرز میں ہند کو اسلامی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے مورخین لکھتے ہیں کہ حضرت آدم جب آسمان کی جنت سے نکالے گئے تو اسی زمین کی ”جنت“ میں جس کا نام ”ہندوستان جنت نشان“ ہے اتارے گئے سراندیپ (لکھا) میں انہوں نے پہلا قدم رکھا جس کا نشان اس کے ایک پہاڑ پر موجود ہے اب ان جریر نقل کرتے ہیں:

”ہندوستان اس سرز میں کا نام جس میں حضرت آدم علیہ السلام اترے ”سجنا“ ہے۔“²

بلگرامی نقل کرتے ہیں:

”جب سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان اترے جہاں اللہ تعالیٰ کی پہلی وحی نازل ہوئی اور چونکہ نور محمد ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں امانت تھا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ابتدائی ظہور اسی سرز میں میں ہوا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ہندوستان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔“ یہ تمام روایتیں فتن حدیث کے لحاظ سے بہت کم درجہ ہیں تاہم ان سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ یہ جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا تعلق ہندوستان سے محمود غزنوی کے فتوحات کے سلسلہ میں ہوا اور وہ اس کے بعد بہاں آکر آباد ہوئے یہ کس قدر غلط ہے بلکہ واقعہ اس طرح ہے کہ وہ اس ملک کو اپنا مفتوحہ ملک نہیں بلکہ اپنا موروثی پروری وطن سمجھتے تھے۔“³

¹ المثلہ 41:9

² سیوطی، جلال الدین (۱۳۲۰ھ)، ”منشور“ بیروت، دارالتراث العربی، ج: ۱، ص: ۵۵

³ بلگرامی، میر آزاد (۱۹۷۶ء)، ”صحیۃ المرجان فی آثار ہندوستان“ کراچی، مشعل بکس لاہور، ص: ۳۵۳۔

اگر تاریخی نظر سے دیکھئے تو معلوم ہو گا کہ وہ محمود سے سینکڑوں برس پہلے ہندوستان آچکے تھے اور جگہ جگہ ان کی نوآبادیاں قائم تھیں ابن قتیبہ نقل کرتے ہیں: اسلام کے بعد عربوں اور مسلمانوں میں نبی حیثیت سے سب سے بڑا درجہ سادات یعنی سیدوں کا ہے موجودہ سادات خاندانوں کا بہت بڑا حصہ حضرت حسین کے صاحبزادہ حضرت زین العابدین کی نسل سے ہے حضرت زین العابدین کی ماں عرب نہ تھیں ایرانیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ ایرانی تھیں اور خاندان شاہی سے تھیں مگر مورخوں میں سے بعض نے ان کو سندھ کی بتایا ہے۔⁴ عرب و اسلام کے سب سے شریف و مقدس خاندان میں ہندوستان کا بھی حصہ ہے سادات آل زین العابدین علی ہمیشہ سے نیم ہندوستانی ہیں ندوی لکھتے ہیں:

”شمائلی ہندوستان میں درہ خیر سے آنے والے مسلمان ترکوں اور افغانوں کا زمانہ چوتھی صدی ہجری کا آغاز ہے چنانچہ محمود نے لاہور ۴۱۸ھ میں فتح کیا لیکن جنوبی ہندوستان بار ملیبار اور کارومندل سے گجرات تک کا علاقہ اس کے سینکڑوں بر سر بعد تک بھی مسلمانوں کے قبضہ میں نہیں آیا گجرات سلطان علاء الدین خلجی نے سنہ ۷۲۹ھ میں فتح کر کے دلی کے مقبوضات میں شامل کیا اور مدراس کی طرف ایک دفعہ سلطان علاء الدین کی فوجوں نے اسی زمانہ میں ملیبار اور کارمندل کے ساحل تک عبور کیا تھا لیکن وہ فتح ناپائیدار تھی اور بعد کو یجا نگر کی دیوار نے صدیوں تک افغانوں اور مغلوں کو آگے بڑھنے نہیں دیا۔“⁵

عربوں اور ہندوؤں کے تعلقات کا ایک اور ذریعہ بھی تھا وہ اس طرح کہ شہنشاہ ایران کا قبضہ بلوچستان اور سندھ پر اکثر رہا اس قبضہ کے تعلق سے سندھ کے بعض جگہوں قبائل کے فوجی دستے ایرانی فوج میں شامل تھے۔ مزید یہ کہ سیدنا آدم علیہ السلام کے نزول سے متعلق کچھ آثار صحابہ بھی مذکور ہیں۔

سرزمین ہند کی خوشبو

آثار صحابہ میں سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا جاتا ہے اس لئے سرزمین ہند کے متعلق اہل عرب کی دلچسپی اور ہند کی طرف اہل عرب کی توجہ کا سبب کیا ہے اس کے لئے اولاً ہم سرزمین ہند کے متعلق بیان کرتے قول علی پیش کرتے ہیں:

”أبو محمد مكي بن أبي طالب حمّوش بن محمد بن مختار القيسى القيروانى ثم الأندلسى القرطبي المالكي قال قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: أطيب أرض بالأرض ريحًا الهند هبط آدم بها.“⁶

⁴ ابن قتیبہ دینوری، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم کوفی (۱۹۷ھ) ”كتاب المعرف“ جید آباد، مکتبہ رشیدیہ، ص: ۲۳۔

⁵ ندوی، سید سلیمان (سن) ”عرب و ہند کے تعلقات“ لاہور، مشعل بکس، ص: ۳۔

⁶ ابن حوش، (۱۴۲۹ھ) ”البدایر رأی بلوغ النهاية“ سرقند، مکتبہ بحرالعلوم، ج: ۱، ص: ۲۵۔

”ابو محمد کلی بن ابی طالب حوش بن محمد بن مختار قیسی قیر وانی ثم اندر لئی قرطبی ماکی (متوفی ۷۳) فرماتے ہیں: سیدنا علی

بن ابی طالب فرماتے ہیں: سرز میں ہند کی خوشبو بہت عمدہ ہے اور اس سرز میں پر سیدنا آدم علیہ السلام اترے تھے۔“

ابن عبد البر مزید کہتے ہیں: ”اس کی اسناد ضعیف ہیں اور میں نے اس حدیث کو سنن ابی داؤد میں نہیں پایا اور یہ حدیث اس کو فاکہی نے اخبار مکہ میں روایت کیا ہے⁷ اور اسی طرح ابن قیم نے کتاب الروح میں یہ حدیث نقل کی ہے۔“⁸ اور اس کا ایک دوسرا طریق بھی ہے درج ذیل ہے۔

عبد الرزاق نے اس حدیث کو مصنف میں نقل کیا ہے: حضرت ابن عییہ سے روایت ہے کہ حضرت فرات قرآن سے روایت ہے انہوں ابو طفیل سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنائے: ”لوگوں کے لئے دنیا میں بہترین وادی مکہ کی وادی ہے اور ہند کی وادی جہاں حضرت آدم علیہ السلام اترے ہیں۔ اور اسی سے ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ ہے۔“ اس کے راوی ثقہ ہیں حضرت شعبہ اور دونوں سفیان سے بھی مردی ہے (فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ یہ سند صحیح ہے فرات یہ ابن ابی عبد الرحمن ہیں اور ان کا ابو طفیل سے سماعت ثابت ہے اور بخاری نے اس کو تاریخ میں ثابت کیا ہے۔⁹

غزوہ ہند سے متعلق روایات و آثار

تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پہلے ہندوستان کے مختلف قبائل کے لوگوں کا وجود بحرین پریوری میں ملتا ہے چنانچہ ۱۰ ہجری میں نجران سے بخارث بن کعب کے مسلمانوں کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: ”یہ کون لوگ ہیں جو ہندوستانی معلوم ہوتے ہیں۔“ یوں تو لوگوں میں مشہور ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی روشنی بزورِ تیر و شمشیر سب سے پہلے سرز میں سندھ پر پڑی؛ لیکن یہ واقعہ ۹۳ ہجری کا ہے جب کہ اس سے بہت پہلے بعد فاروقی ۱۵ ہجری میں مالا بار اور سر اندیپ کے علاقوں میں اسلام کی خوشبو پھیلانا شروع ہو گئی تھی اور سلسہ وار عہد عثمانی سے خلافت امیہ تک یکے بعد دیگرے بہت سے حضرات رسالت و توحید کی روشنی جنوبی ہند میں لا اکر اس علاقے کے گوشہ گوشہ کو روشن کرنے میں ہمہ تن منہمک تھے۔ اس دعوتِ اسلام کا ایک پڑا ہندوستان ہے جس میں اسلام کے ابلاغ اور اس کے پھیلاؤ کی ترغیب دینے کا ایک موثر طریقہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استعمال فرماتے ہوئے اس کاوش کو غزوہ یعنی ”امتہائی کو شش“ کا نام دیا اس غزوہ سے مراد صرف ایک جنگ نہیں بلکہ اسلام کے پیغام کا فروغ کی ہر ممکن طریقے سے جدوجہد ہے غزوہ ہند سے متعلق روایات کو غور سے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں

⁷ ابن الازرق، احمد بن محمد بن ولید بن عقبہ (۲۰۰۸ء)، ”اخبار مکہ“ بیروت، دار ایام التراث، ج: ۱، ص: ۱۰۷۔

⁸ ابن قیم، حافظ نسیح الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر (۲۰۱۹ء)، ”کتاب الروح“ کراچی، نیس اکیڈمی، ص: ۲۷۶۔

⁹ الصناعی، عبد الرزاق بن ہمام (۱۴۹۸ھ)، ”مصنف عبد الرزاق“ حیدر آباد، مکتبہ رشیدیہ، ج: ۲، ص: ۳۲۹۔

غزوہ ہند اور سیدنا ابو ہریرہؓ کا عہد

مرویات غزوہ ہند کی تعداد پانچ ہے ان میں صحاح کی ایک معتبر کتاب سنن نسائی میں موجود ہے اس کے علاوہ چار روایات دیگر کتب احادیث مثلاً السنن الجبیلی للنسائی اور السنن الکبریٰ للبھقی مسند احمد بن حنبل اور المترک وغیرہ کتب میں ہے نسائی نے ایک حدیث نقل کی ہے:

”عَنْ أَيْيِنْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةُ الْهُنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أَنْفِقُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُفْتُلُ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ۔“¹⁰

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا اگر مجھے اس میں شرکت کا موقع مل گیا تو میں اپنی جان و مال خرچ کر دوں گا اگر قتل ہو گیا تو میں افضل ترین شہداء میں شمار ہوں گا اور اگر واپس لوٹ آیا تو ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔“

شارحین حدیث نے ان روایات پر معنوی اور فنی بحث کی اور مختلف آراء کا اظہار کیا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ان احادیث کے معنی اور مفہوم کی صحیح وضاحت اور ان احادیث کے علاقہ اور زمانے کے اعتبار سے صحیح اطلاق کے لئے مرویات غزوہ ہند کے فنی اصطلاحی اور معنوی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔

سیدنا ابو ہریرہ کی مذکورہ بالا حدیث اسی سند کے ساتھ متعدد محدثین نے بعض مقامات پر الفاظ کے تغیر و تبدل اور کمی بیشی کے ساتھ روایت کیا ہے ذیل میں محدثین کرام نے جن الفاظ کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کو روایت کیا ہے اس کو ذکر کیا جائے گا نسائی نے ”آنفنتیفیها“ کی جگہ ”آنفتفیها“ کے الفاظ ذکر کئے۔¹¹

پس اگر میں اسے پاؤں تو میں اس میں اپنی جان اور اپنا مال خرچ کروں گا اگر میں قتل (شہید) کر دیا گیا تو میں افضل شہداء سے ہوں گا نسائی السنن الکبریٰ میں ایک مقام پر یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

”فَانْ ادْرِكْهَا اَنْفُذُو فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ اُفْتُلُ كُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ۔“¹²

”پس اگر میں اس (غزوہ ہند) کو پاؤں تو میں اس میں اپنی جان اور اپنا مال خرچ کروں گا پس اگر میں اس میں قتل (شہید) ہو جاؤں تو میں افضل شہداء میں سے ہوں گا۔“

علامہ مقری نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے پھر مسدود نے کہا کہ میں نے ابن داؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو اسحاق نزاری (محمد شام ابراہیم بن محمد اور مجاهد عالم متوفی ۱۸۶ھ/ ۱۴۰۶ء) فرمایا کرتے تھے:

¹⁰ نسائی، احمد بن شعیب ابو عبد الرحمٰن (۱۹۹۱ء)، ”سنن النسائی الکبریٰ“، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ج: ۳، ص: ۲۸

¹¹ الجبیلی من السنن، ج: ۲، ص: ۲۲

¹² السنن الکبریٰ، ج: ۲، ص: ۳۰۲

”وَدِدْتُ أَلِّي شَهَدْتُ مَا رُبَدَ بِكُلِّ غَزْوَةٍ عَرَوْتُهَا فِي بِلَادِ الرُّومِ۔“¹³

”میری خواہش ہے کہ کاش میں ہر اس غزوہ کے بد لے جو میں نے بلا دروم میں کیا ہے مار بد (عرب کے ہندوستان کی مشرقی سمت علاقہ ہے) میں ہونے والے غزوات میں شریک ہوتا۔“

ابن الی عاصم نے الجہاد کی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”فَانْ قُتِلْتَ كُنْتَ كَافِضُ الشَّهَدَاءِ۔“¹⁴

”اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں ایسے ہوں گا جیسے افضل شہداء ہیں۔“

بیہقی نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے¹⁵ اور انہی کے حوالے سے سیوطی نے بھی نقل کیا ہے¹⁶ سیدنا ابو ہریرہ سے مرودی دوسرا حدیث متعدد محدثین کرام نقل کرتے ہیں اب ابن کثیر اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ صرف احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے اور ابن کثیر نے بھی انہی کے حوالے سے البدایہ والنہایہ میں نقل کیا ہے۔¹⁷ محمود محمد خلیل نے اس حدیث کو انہی مذکورہ الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم اس کی سند میں انہوں نے یحیی بن اسحاق اور براء کا ذکر نہیں کیا۔¹⁸

نَزْوَلُ مُسْتَحْ وَغَزْوَةُ هَنْدَ

ابو عبد اللہ نعیم نے نقل کیا ہے:

”حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ جَرَاحٍ عَنْ أَرْطَاهَ قَالَ: عَلَى يَدِيْ ذَلِكَ الْخَلِيفَةِ الْيَمَانِيِّ الَّذِي ثَفَّتَهُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ وَرُومِيَّةُ عَلَى يَدِيْهِ يَخْرُجُ الدَّجَالُ وَفِي زَمَانِهِ يَنْزُلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى يَدِيْهِ تَكُونُ غَرْوَةُ الْهِنْدُ وَهُوَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ غَرْوَةُ الْهِنْدُ الَّتِي قَالَ فِيهَا أَبُو هُرَيْرَةَ۔“¹⁹

”حضرت ولید بن مسلم نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جراح سے روایت ہے انہوں نے حضرت ارطاة سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میرے سامنے وہ خلیفہ یمانی ہے جس کے ہاتھوں پر قسطنطینیہ اور رومیہ فتح ہو گا دجال نکلے گا اور اس کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور انکے سامنے زمانہ میں غزوہ هند ہو گا اور وہ بنو ہاشم سے ہیں غزوہ هندوہی ہے جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا ہے۔“

¹³ البیضا، ج: ۲، ص: ۳۰۲۔

¹⁴ الشیبانی، ابو یکر بن الی عاصم احمد بن عمرو بن ضحاک (۱۴۰۹ھ)، ”الجہاد لابن الی عاصم“ المدینہ المنورہ، مکتبۃ العلوم والحكم ج: ۲، ص: ۹۷۸۔

¹⁵ المرزوqi، عبد اللہ نعیم بن حماد (۲۰۰۶ء)، ”تَابَ لِفَتَنَ“ قاهرہ، مکتبۃ التوحید، ص: ۳۰۹۔

¹⁶ بیہقی، ابو یکر احمد بن حسین (۱۴۱۳ھ)، ”لِلْأَنْبَوَةِ“ بیروت، مکتبۃ العلمیہ، ج: ۲، ص: ۳۳۶۔

¹⁷ الاصفہانی، ابو فتحم احمد بن عبد اللہ بن احمد (۱۹۹۸ء)، ”حییۃ الادیاء طبقات الاصفیاء“ بیروت، دارالکتب العربیہ، ج: ۸، ص: ۳۱۸۔

¹⁸ منذر احمد، ج: ۱۳، ص: ۳۱۹۔

¹⁹ الٹلیل، محمود محمد (۱۴۱۳ھ)، ”المسندا الجامع“ بیروت، دار الجلیل للطباعة والنشر، ج: ۱۰، ص: ۳۷۔

طبرانی نے اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔²⁰ حدیث ارطاۃ میں غزوہ ہند کے ساتھ دیگر پیش گویوں کا بھی تذکرہ کیا ہے ابو عبد اللہ نعیم اور طبرانی کی اس روایت میں غزوہ ہند کے ساتھ قسطنطینیہ اور روم کی فتح کا بھی ذکر ہے اور دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے ساتھ ایک بیانی خلیفے کا ذکر ہے جس کے سامنے غزوہ ہند و قوع پذیر ہو گا اور وہ بیانی خلیفہ بنی ہاشم سے ہو گا ارطاۃ اپنی اس روایت میں ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ وہی غزوہ ہند ہے جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا ہے گویا کہ حدیث ارطاۃ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کو موکد کرتی ہے۔

غزوہ ہند میں شمولیت جہنم سے آزادی

طبرانی نقل کرتے ہیں:

”حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رُزْعَةَ نَأَى هِشَامٌ بْنُ عَمَّارٍ نَأَى الْجَرَاحُ بْنُ مَلِحٍ الْبَهْرَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الْوَلِيدِ الرُّبَيْدِيِّ عَنْ لَقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوَصَابِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدَى الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَرَ زَهْمًا اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَعْزُّوْ الْهَنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ۔“²¹

”محمد بن ابی زرع نے ہمیں حدیث بیان کی ہے فرماتے ہیں ہشام بن عمار نے ہمیں حدیث بیان کیا ہے فرماتے ہیں جراح بن میچ بہرائی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت محمد بن ولید زبیدی سے روایت ہے انہوں نے حضرت لقمان بن عامر وصالی سے انہوں نے عبد الا علی بن عدی بہرائی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت سے دو گروہ ایسے ہوں جو دونوں آگ (جہنم) سے آزاد ہوں گے ایک گروہ وہ ہو گا جو غزوہ ہند کرے گا اور ایک گروہ وہ ہو گا جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہو گا۔“

طبرانی اس حدیث پر تہصیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”لَا يُرُوِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ثُوبَانَ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَفَرَّدَ بِهِ: الرُّبَيْدِيُّ۔“²²

”انہوں نے یہ حدیث اس سند کے ساتھ صرف حضرت ثوبان سے ہی روایت کی ہے اس میں زبیدی کا تفرد ہے۔“

محمد ناصر الدین الالبانی تصنیف الحدائق و نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یہ اضافہ نقل کرتے ہیں:

²⁰ کتاب الفتن، ج: ۱، ص: ۱۰۳۔

²¹ الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر (۶۰۹ء)، ”جمجم الاوسط“ قاهرہ، دار الحرمین، ج: ۷، ص: ۲۳۔

²² الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر (۶۰۹ء)، ”جمجم الاوسط“ قاهرہ، دار الحرمین، ج: ۷، ص: ۲۳۔

”وقالمن أدركه منكم فليقرئه مني السلام“²³

اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اور جو تم میں سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پائے تو اس کو چاہیے کہ انہیں میر اسلام

دے۔

غزوہ ہند میں لشکر اسلام کی فتح کی پیشی گوئی

خرائیٰ مروزی ابو عبد اللہ نعیم بن حماد بن معاویہ بن حارث ”كتاب الفتن“ میں نقل کرتے ہیں:

”حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ صَفَوَانَ عَنْ بَعْضِ الْمَسِيحَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْهِنْدَ فَقَالَ لَيْغُزُونَ الْهِنْدَ لَكُمْ جَيْشٌ يُفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّىٰ يَأْتُوا بِمُلُوكِهِمْ مُغَلَّبِينَ بِالسَّلَاسِلِ يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَهُمْ فَيُنَصَّرُوْنَ حِينَ يُنَصَّرُوْنَ فَيَجِدُوْنَ أَبْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ أَنَا أَدْرَكْتُ تِلْكَ الْغَرْوَةَ بِعْثَ كُلَّ طَارِفٍ لِي وَتَالِدٍ وَغَرْوَثًا فَإِذَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَانْصَرَ فَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ يَفْتَحُ الدَّارَ فَيَجِدُ فِيهَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلَأَخْرِصَنَّ أَنْ أَدْنُوْ مِنْهُ فَأَخْبِرُهُ أَنِّي قَدْ صَحَّبْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَنَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَحَّكَ ثُمَّ قَالَ هَيَّاهَاتِ هَيَّاهَاتِ.“²⁴

”حضرت بقیہ بن ولید نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت صفوان سے روایت ہے انہوں نے بعض مشائخ سے انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فتح عطا فرمایا: اور آپ ﷺ نے ہند کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا: ضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کرے گا اور ان پر فتح حاصل کرے گا یہاں تک کہ وہ ان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا پھر جب مسلمان واپس جائیں گے تو عیسیٰ ابن مریم کو شام میں پائیں گے ابو ہریرہ نے کہا اگر میں نے اس جنگ کو پاؤں تو میں اپنا پرانا مال سب بیچ کر اس میں شامل ہوں گا اور میں جہاد کروں گا پس جب اللہ ہمیں فتح عطا فرمائے گا اور ہم واپس لوٹیں گے تو اور وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے تو میں اس پر حریص ہوں گا (میری شدید خواہش ہو گی) کہ میں ان کے قریب ہوں انہیں بتاؤں گا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے ساتھ تھا اس پر رسول اللہ ﷺ مسکراۓ اور ہنسے اور کہا بہت مشکل مشکل۔“

سیدنا ابو ہریرہ کی تیسری حدیث الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ حضرت اسحاق بن راہویہ نے اپنی مند میں باس الفاظ یہ روایت نقل کی ہے

”أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَّ اسْمَاعِيلَ بْنَ عَيَّاشَ عَنْ صَفَوَانَ بْنَ عَمْرِو السَّكْسَكِيِّ عَنْ شَيْخٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْهِنْدَ فَقَالَ: لَيْغُزُونَ جَيْشٌ لِكُلِّ الْهِنْدِ فَيَفْتَحُوا اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّىٰ يَأْتُوا بِمُلُوكِهِمْ مُغَلَّبِينَ بِالسَّلَاسِلِ مُعْلَلِينَ يَنْفِي الْمُحَرَّرُ لِيَغْفِرُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ذُنُوبَهُمْ فَيُنَصَّرُوْنَ حِينَ يُنَصَّرُوْنَ فَيَجِدُوْنَ أَبْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنْ أَنَا أَدْرَكْتُ تِلْكَ الْغَرْوَةَ بِعْثَ كُلَّ طَارِفٍ وَتَالِدٍ لِي وَغَرْوَثًا فَإِذَا فَتَحَ اللَّهُ“

²³ ابن عساکر، ابو القاسم بن عساکر (۱۴۲۰ھ)، ”تاریخ دمشق“ (لبنان، الدلبانی للطباعة والنشر، ج: ۵۲، ص: ۲۳۸)۔

²⁴ البانی، ابو عبد الرحمن محمد ناصر الدین (۲۰۱۸ء)، ”قصہ حامی الدجال و نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام“ (اردن، المکتبۃ الاسلامیۃ، ج: ۱، ص: ۱۳۲)۔

عَلَيْنَا الْصَّرَفُ فَنَا فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ يَقْدِمُ الشَّامَ فَيُلْقَى الْمُسِيحَ إِنَّ مَرْيَمَ فَلَأَخْرِصَنَّ أَنْ أَدْتُو مِنْهُ فَأَخْبِرَهُ أَيْ صَاحِبَتْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَبِسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا وَقَالَ: إِنَّ جَنَّةَ الْآخِرَةِ لَيْسَتْ كَجَنَّةِ الْأُولَى يُلْقَى عَلَيْهِ مَهَابَةً مِثْلَ مَهَابَةِ الْمَوْتِ يَمْسَحُ وَجْهَ الرِّجَالِ وَيُبَشِّرُهُمْ بِدَرَجَاتِ الْجَنَّةِ۔”²⁵

”حضرت یحیی بن یحیی ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت اسماعیل بن عیاش نے انہیں دی ہے کہ حضرت صفوان بن عمرو سکسی سے روایت ہے انہوں نے شیخ سے انہوں نے حضرت ابویرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً ضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کرے گا اور ان پر فتح حاصل کرے گا یہاں تک کہ وہ سند کے بادشاہوں کو یہیوں میں جکڑ کر لائے گا اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور وہ واپس لوٹیں گے اور جب وہ واپس لوٹیں گے تو حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کو شام میں پائیں گے حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں اگر میں نے وہ غزوہ پالیا تو میں اپنا نیا اور پرانا سارا مال (سامان) فروخت کر کے اس میں شرکت کروں گا جب اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فرمائے گا تو ہم واپس آئیں گے اور میں ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا جو شام میں آئے گا تو وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کرے گا یا رسول اللہ ﷺ! میری خواہشوں کی کہ میں ان کے قریب پہنچ کر انہیں بتاؤں کہ مجھے آپ ﷺ کی صحابیت کا شرف حاصل ہے (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: بیشک جنت آخرت جنت اولی جیسی نہیں ہے اس پر مہابہ ہے مثل موت کے مہابہ کے وہ لوگوں کے چہروں کو چھوئے گی اور انہیں جنت کے درجات کی بشارت دے گی۔“

مذکورہ بالادونوں روایتوں کا مفہوم ایک ہی ہے اگرچہ الفاظ مختلف ہیں ان ہر دو روایات میں سیدنا ابو ہریرہ کی شدید خواہش اس بات کی بین دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ ہند میں شرکت کرنے والوں کے لئے بہت عظیم نعمتوں اور کامیابیوں کا مژدہ سنایا تھا نیز حضرت ابو ہریرہ کا اس غزوہ میں شرکت کی شدید خواہش کا اظہار کرنا اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کر کے انہیں بتانے کی خواہش کرنا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور آپ ﷺ کا اس پر مسکرا کر جواب دینا کہ یہ مشکل ہے اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ ظاہری زندگی میں اس غزوہ کے آخری معرکہ نہیں ہو گا اور یہ معرکہ آخری زمانے میں ہو گا اور اس میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ادار میں نہیں ہو گا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی آخری زمانے میں ہو گا۔

بیت المقدس سے لشکر کی آمد اور غزوہ ہند میں شرکت
خردائی مروزی ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نقل کرتے ہیں:

²⁵ کتاب الفتن، ج: ۱، ص: ۳۰۹۔

”حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: يَبْعَثُ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا وَيَأْخُذُ كُنُوزَهَا فَيَجْعَلُهُ حِلْيَةً لَبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَيُقْدِمُوا عَلَيْهِ بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُولِينَ يُقْيِمُ ذَلِكَ الْجَيْشَ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَالِ.“²⁶

”حضرت حکم بن نافع نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے انہیں حدیث بیان کی ہے حضرت کعب سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک بادشاہ بیت المقدس میں سے ہند کی طرف ایک لشکر بھیجے گا اور وہ اس کو فتح کر لے گا اور اس کے خزانوں پر قبضہ کر لے گا اور ان خزانوں کو بیت المقدس کی تزئین و آرائش پر لگائے گا اور ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا اور وہ ہندوستان میں دجال کے آنے تک مقیم رہے گا۔“

حدیث کعب بیت المقدس کے بادشاہ کا ذکر ہے جو ہند کی طرف لشکر بھیجے گا اور وہی لشکر ہندوستان کو فتح کرے گا اور اس کے خزانوں پر قبضہ کرے گا نیز وہی بیت المقدس کا بادشاہ ان خزانوں کو بیت المقدس کی تزئین و آرائش پر خرچ کرے گا اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مذکور ہے کہ وہ لشکر ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اور دجال کے آنے تک وہ لشکر ہندوستان میں مقیم رہے گا۔ حدیث کعب دیگر الفاظ کے ساتھ خزانی مرزوی ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نقل کرتے ہیں:

”حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: يَبْعَثُ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا فَيَطْلُو أَرْضَ الْهِنْدِ وَيَأْخُذُوا كُنُوزَهَا فَيُصَيِّرُهُ ذَلِكَ الْمَلِكُ حِلْيَةً لَبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَيُقْدِمُ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْجَيْشُ بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُولِينَ وَيُفْتَحُ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَيَكُونُ مَقَامُهُمْ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَالِ.“²⁷

حضرت حکم بن نافع نے ہمیں حدیث بیان کی ہے انہوں نے اس سے روایت کی جس نے انہیں حدیث بیان کی کہ حضرت کعب سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی جانب ایک لشکر روانہ کرے گا۔ وہ لشکر ہندوستان کی سر زمین کو پامال کرے گا اس کے خزانوں پر قبضہ کر لے گا پھر وہ بادشاہان خزانوں کو بیت المقدس کی تزئین و آرائش کے لئے استعمال میں لائے گا وہ ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر اس بادشاہ کے سامنے پیش کرے گا یہ لشکر بادشاہ کے حکم سے مشرق و مغرب کے درمیان سارا علاقہ فتح کر لے گا اور دجال کے خروج تک یہ لشکر ہندوستان میں قیام کرے گا۔“

نعم بن حماد جو بخاری کے استاد ہیں نے اپنی کتاب ”الفتن“ میں حضرت کعب سے ایک ہی سند سے ایک ہی مفہوم کی دو روایتیں نقل کی ہیں ہر دو روایت کے الفاظ مختلف ہیں۔

²⁶ منہاج حق، ج: ۱، ص: ۳۳۸۔

²⁷ کتاب، ج: ۱، ص: ۳۰۲۔

عصری اطلاقات

بیت المقدس کا بادشاہ ہندوستان کی طرف لشکر بھیج گا جو لشکر ہندوستان کے خلاف جہاد کر کے اسے فتح کر لے گا مسلمانوں کا لشکر پورے ہندوستان کو روند ڈالے گا پامال کر لے گا یعنی مسلمانوں کا یہ لشکر پورے ہندوستان پر غلبہ کر لے گا مسلمانوں کا یہ لشکر ہندوستان سے مال غنیمت حاصل کرے گا اور بیت المقدس کا بادشاہ اسی مال غنیمت سے بیت المقدس کی تزمین و آرائش کرے گا جب مسلمانوں کا لشکر ہندوستان پر لشکر کشی کرے گا تو اس وقت ہندوستان کئی ریاستوں میں تقسیم ہو چکا ہو گا کیونکہ حدیث پاک کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا لشکر جب سارے ہندوستان پر غلبہ حاصل کر لے گا تو ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر بیت المقدس کے بادشاہ کے سامنے پیش کرے گا غزوہ ہند کے آخری معرکے کے موقع پر مسلمانوں کا لشکر مشرق و مغرب کے درمیان تمام علاقے جات پر غلبہ حاصل کر لے گا یعنی مسلمانوں کا لشکر پوری دنیا پر غلبہ حاصل کر لے گا دجال کے آنے کے وقت ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت ہو گی اور بیت المقدس سے آیا ہوا مسلمانوں کا لشکر دجال کے آنے تک ہندوستان میں ہی مقیم رہے گا نیز اس حدیث کی تائید ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے جس میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور پوری دنیا پر مسلمانوں کا غلبہ ہو گا نعیم بن حماد بخاری کے استاد²⁸ نے اپنی کتاب الفتن میں نقل کیا ہے اس حدیث میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے کا نام نہیں ہے کیونکہ حکم بن نافع نے کہا کہ وہ اس سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے انہیں حدیث بیان کی ہے پس یہ حدیث منقطع شمار ہو گی نیز یہ حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں۔

i- قرب قیامت مراد ہے

بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس زمانے میں پاکستان ہندوستان اور افغانستان کا پورا کے پورا علاقہ ایک مملکت "ہند" ہو گا تاکہ آج کل کی طرح جیسے ہندوستان کو ایک الگ ریاست کے طور پر ہند کہا جاتا ہے۔ جب کہ روایت سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غزوہ ہند آخری زمانے میں ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ سلام یا تو اس دنیا میں تشریف لا چکے ہوں گے یا تشریف لانے والے ہونگے لہذا آج ٹکل جلوگ ہندوستان کے ساتھ جہاد کو "غزوہ ہند" سے تعبیر کرتے ہیں وہ شدید غلط فہمی کا شکار ہیں۔

ii- غزوہ ہند سے پاکستان مراد ہے

مزید یہ کہ روایت میں سندھ کے بادشاہوں کو زنجروں میں جکڑ کر لانے کا ذکر ہے یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ سندھ پاکستان کا علاقہ ہے ناکہ ہندوستان کا اس کا مطلب ہے کہ کسی زمانے میں یہ پورا ہند سندھ کے علاقہ ہیں میں ہی شمار ہو گا اور اہل عرب و ججاز اس علاقے کو فتح کر کے یہاں کے بادشاہوں کو زنجروں میں جکڑ کر اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

²⁸ کتاب، ج: ۱، ص: ۳۰۲۔

iii-غزوہ ہند سے عہد نبوی کی جنگیں مراد ہے۔

غزوہ ہند کے متعلق حضور نبی اکرم ﷺ کی بشارت وہ جنگیں جو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں وقوع پذیر ہو چکی ہیں سیرت نگاروں اور محدثین کے اصطلاح میں ان کی دو قسمیں ہیں پہلی غزوہ ثابتہ اس سے مراد وہ جنگیں ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہ نفس نفیس شرکت فرمائی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی قیادت فرمائی۔

iv-قسطنطینیہ کی جنگیں مراد ہے

دوسری غزوہ موعودہ اس سے مراد وہ جنگیں ہیں جن کے مستقبل میں وقوع پذیر ہونے کی خبر تجھر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے دی تھی غزوہ موعودہ میں قسطنطینیہ اور غزوہ ہند و سندھ سرفہرست ہیں زیر تحقیق مقالہ میں غزوہ ہند کا آغاز اگرچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عہد میں ہو چکا تھا اور اس کا اختتام سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہو گا۔

v-راجح قول

راجح قول یہی ہے کہ غزوہ ہند و سندھ کا شمار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئیوں میں سے ان غزوتوں میں ہوتا ہے جو غزوتوں موعودہ کی ذیل میں آتا ہے جس کی فضیلت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث مروی ہیں غزوہ ہند اسلامی تاریخ کا ایک درخشان باب ہے اس کا آغاز خلفاء راشدین کے عہد سے ہو چکا ہے جو مختلف مراحل سے گذرتا ہوا آج بھی ہندوستان میں جاری ہے اور مستقبل میں کب تک جاری رہتا ہے اس کے متعلق احادیث کریمہ کی روشنی میں وثوق سے یہی کہا جاتا ہے کہ حضرت مہدی کے ظہور اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد تک جاری رہے گا۔

غزوہ ہند کی فتح بجانب اللہ کا ہونا

نبی کریم ﷺ نے یہ پیش گوئی بھی فرمائی کہ غزوہ ہند کے لشکر کی فتح اللہ کی مدد سے یعنی اللہ کی جانب سے ہو گی۔ نعیم بن حماد روایت کرتے ہیں:

“**حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْزُزُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي الْهِنْدَ فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكَ الْهِنْدِ مَغْلُولِينَ فِي السَّلَاسِلِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ فَيَنْصَرُ فُونَ إِلَى الشَّامِ فَيَجِدُونَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ.**”²⁹

حضرت ولید نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت صفوان بن عمرو نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے اس سے روایت کی ہے جس نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے آپ کیا ہم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہندوستان سے جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں رفیق عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ ہندوستان

²⁹ کتاب، ج: ۱، ص: ۳۱۰۔

کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمادے گا اور وہ شام کی طرف پلٹیں گے اور وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو شام میں پائیں گے۔”

رسول اللہ ﷺ کی مربوط پیش گویاں

رسول اللہ ﷺ نے متعدد پیش گویاں فرمائی ہیں جن کے درمیان ایک مربوط نظام ہے اور ایک کڑی دوسرا کی تقویت کا سبب بنتی ہے یوں پیش گویاں کا ایک تسلسل ہے جو ایک زنجیر کی طرح ہے قسطنطینیہ روم اور غزوہ ہند کی پیش گویاں بھی ایک تسلسل ہیں نیز غزوہ ہند کی مرویات بھی انہی پیش گویوں کا ایک تسلسل ہے این عساکر نقل کرتے ہیں حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں؛ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیف تهلك امة انا فيا ولها و عيسى آخر ها۔“³⁰

”وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے پہلے میں (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) اور جس کا آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔“

جب یہ لشکر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں غزوہ ہند کی فتح لے کر حاضر ہو گا تو آپ علیہ السلام انہیں جنت میں ان کے درجات سے مطلع فرمائیں گے۔

خلاصہ بحث

مرویات غزوہ ہند کا اگر نظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو غزوہ ہند کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اس میں فتح کی بشارت بھی دی اور اس غزوہ میں شریک ہونے والوں کے لئے جنت کی بشارت بھی دی ہے۔ غزوہ ہند کی احادیث میں حدیث ابو ہریرہ میں نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اس کا وعدہ فرمایا ہے گویا کہ نبی اکرم ﷺ کو یقین تھا کہ اہل اسلام ضرور اس جنگ میں فتح حاصل کریں گے نیز ان احادیث میں لفظ غزوہ استعمال ہوا ہے لفظ غزوہ کا اطلاق عمومی طور پر ان میں جگلوں پر ہوتا ہے جن میں نبی اکرم ﷺ نے نفس نفیس شرکت کی ہو مگر ابن حجر عسقلانی رقطراز ہیں: مغازی کی جمع ہے مغزی کہا جاتا ہے غرایز و غزوا و مغزی اصل غزوہ ہے اور واحد غزوہ ہے اور غرایم زائد ہے حضرت ثعلب سے مروی ہے: غزوہ نبی اکرم ﷺ کی کامل سنت ہے اور غزوہ کا اصل تصدوارادہ کرنا ہے اور یہاں مغازی سے مراد نبی اکرم ﷺ کا کفار کی طرف نفس نفیس تصد کرنا آپ کے نام کا شمار کی جانب لشکر ترتیب دینا ہے۔³¹ ابن حجر عسقلانی کے مطابق غزوہ یا تو وہ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے بذات خود شرکت کی ہے یا وہ جنگ جس میں آپ ﷺ نے لشکر کو خود ترتیب دے کر وانہ فرمایا غزوہ ہند کو اگر مذکورہ بالا صورت کے مطابق دیکھا جائے تو یہ بات تو بعید ہے کہ یہ غزوہ نبی اکرم ﷺ کی حیات ظاہری میں ہوا ہے توجہ یہ بات واضح ہے کہ یہ غزوہ نبی ﷺ کی عین حیات ظاہری میں

³⁰ ابن حجر، احمد بن علی ایوالفضل عسقلانی (۱۹۷۹ھ)، ”فتح الباری“ بیروت، دارالعرف، ج: ۷، ص: ۲۷۹۔

³¹ ابن عساکر، حافظ ابوالقاسم علی بن ابی محمد (۱۴۲۱ھ)، ”مجموع ابن عساکر“ بیروت، دارالكتب العربیة، ج: ۱، ص: ۳۵۔

نہیں ہو ا تو یہ بات بھی ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس غزوہ میں بذات خود شرکت نہیں کی تو دوسرا صورت کہ غزوہ وہ جنگ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے لشکر کو بذات خود ترتیب دے کر روانہ کیا ہے تو تاریخ کے اور اق اس بات کو بیان کرنے سے قاصر ہیں کہ نبی اکرم کی ﷺ اس غزوہ میں کسی لشکر کو روانہ کیا ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ نبی ﷺ نے اس غزوہ میں شرکت کرنے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اس میں وقت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

اس میں شرکت کرنے والوں کے لئے جنت کی خوشخبری بھی دی ہے تو پھر اس جنگ کو غزوہ کیونکر کہا گیا ہے تو اس کا ایک ہی جواب ہے کہ غزوہات کی اقسام میں سے ایک غزوہ ثابتہ (وہ غزوہ جس میں آپ ﷺ نے بذات خود شرکت فرمائی اور وہ غزوہ و قوع پذیر ہو چکا ہے اور غزوہ موعودہ (وہ غزوہ جس میں نبی اکرم ﷺ نے بذات خود شرکت تو نہیں فرمائی مگر اس کے وقوع پذیر ہونے اور اس میں مسلمانوں کی فتح کا وعدہ فرمایا ہو) ہے ان احادیث کریمہ کے مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ یہ غزوہ ایک جنگ پر مخصر نہیں ہو بلکہ یہ غزوہ کئی جنگوں پر مشتمل ہو گا جس کا آغاز محمد بن قاسم کے لشکر سے ہو اور اس کا اختتام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہو گا کیونکہ ایک حدیث پاک میں یہ واضح الفاظ موجود ہیں کہ اس غزوہ میں مسلمان ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں لے جائیں گے۔

ان احادیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اس غزوہ کی آخری جنگ اس وقت ہو گی جب ہندوستان کی سر زمین کی نظریوں میں بٹ پچکی ہو گی اور اس سر زمین پر کئی مملکتیں آباد ہوں گی اور ہر مملکت کا الگ الگ بادشاہ ہو گا کیونکہ حدیث پاک کی روشنی میں ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا جائے گا حدیث پاک میں ایک بادشاہ کا ذکر نہیں بلکہ بیع کا ذکر ہے جو کم از کم دو سے زیادہ بادشاہوں پر صادق آتا ہے۔

مصادر و مراجع

- القرآن الکریم، کلام اللہ تعالیٰ
- ابن الارزق، احمد بن محمد بن ولید بن عقبہ (۲۰۰۸ء)، "اخبار مکہ" بیروت، دار احیاء التراث
- ابن حجر، احمد بن علی ابو الفضل عسقلانی (۹۷۶ء)، "فتح الباری" بیروت، دار المعرفة
- ابن حوش، (۱۴۲۹ھ)، "الہدایہ إلی بلوغ النہایہ" سمرقند، مکتبہ بحر العلوم
- ابن عساکر، ابو القاسم بن عساکر (۱۴۲۰ھ)، "تاریخ دمشق" لبنان، دارالبشایر الاسلامیہ
- ابن عساکر، حافظ ابو القاسم علی بن ابی محمد (۱۴۲۱ھ)، "مجم عساکر" بیروت، دارالکتب العربیہ
- ابن قتیبہ دینوری، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم کوفی (۱۴۷۲ء)، "کتاب المعارف" حیدر آباد، مکتبہ رشیدیہ
- ابن قیم، حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر (۲۰۱۹ء)، "کتاب الروح" کراچی، نفسیں اکیڈمی
- اصفہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد (۱۹۹۸ء)، "حلیۃ الاولیاء طبقات الاصفیاء" بیروت، دارالکتاب العربیہ

10. البابی، ابو عبد الرحمن محمد ناصر الدین (۲۰۱۸ء)، "قصصها ملک الدجال و نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام" اردن، المکتبۃ الاسلامیۃ،
11. بلگرامی، میر آزاد (۱۹۷۶ء)، "سجھیہ المرجان فی آثار ہندوستان" کراچی، مشعل بکس لاہور
12. بنیقی، ابو بکر احمد بن حسین (۱۳۱۴ھ)، "دلاکن النبؤة" بیروت، مکتبۃ العلمیۃ
13. خلیل، محمود محمد (۱۳۱۳ھ)، "المسند الجامع" بیروت، دار الحبل للطباعة والنشر
14. سیوطی، جلال الدین (۱۳۲۰ھ)، "در منثور" بیروت، دار التراث العربیۃ
15. شیبانی، ابو بکر بن ابی عاصم احمد بن عمرو بن خحاک (۱۳۰۹ھ)، "اجہاد لابن ابی عاصم" المدینۃ المنورہ، مکتبۃ العلوم والحكم
16. صنعاوی، عبد الرزاق بن ہمام (۱۳۹۸ھ)، "مصنف عبد الرزاق" حیدر آباد، مکتبہ رشیدیہ
17. طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر (۲۰۰۹ء)، "معجم الاوسط" قاہرہ، دار الحرمین
18. مروزی، عبد اللہ نعیم بن حماد (۲۰۰۶ء)، "کتاب الفتن" قاہرہ، مکتبہ التوحید
19. ندوی، سید سلیمان (сан)، "عرب و ہند کے تعلقات" لاہور، مشعل بکس
20. نسائی، احمد بن شعیب ابو عبد الرحمن (۱۹۹۱ء)، "سنن النسائی الکبریٰ" بیروت، دار المکتبۃ العلمیۃ